ماہِ مبارک کی آمد آمد
اور
سردارِ دو عالم کا خطبۂ استقبالیہ

(از مدیر)

اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، روزِ قیامت، حساب وکتاب، جزا وسزا، عذاب وثواب، جنت ودوزخ وغیرہ پر ایمان واعتقاد رکھنے والوں کو اللہ، اس کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم، اور اس کے فرشتوں کی طرف سے اس بشارت اور خوشخبری کی منادی ہو رہی ہے یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُّبَارَکٌ اے نیکیوں سے غفلت برتنے والو! اور برائیوں سے الفت رکھنے والو! اے رحمت باری کے طلبگارو! اور عذاب خدا سے ڈرنے والو! سن لو! کہ اب عنقریب وہ دن آرہے ہیں جن میں رحمت الٰہی کی بدلیاں جھوم جھوم کر برستی ہیں۔ جن میں مغفرت ربانی کے دریا اُمنڈ اُمنڈ کر آتے، اور تمہارے گناہوں کو خس وخاشاک کی طرح بہا کر لیجاتے ہیں۔ جن میں رب کریم اپنی نعمتوں کے خزانے کھول دیتا ہے۔ جن میں سرکش شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے، جن میں جہنم کے دروازے بند اور رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ یہ بابرکت باعظمت دن وہی ہیں جن کو ماہ رمضان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس کے استقبال کے لئے جنت ایک سال پہلے سجائی اور سنواری جاتی ہے۔ طرح طرح کے بیل بوٹوں، رنگہا رنگ کے پھول اور گلدستوں، قسما قسم کے عطر اور خوشبوؤں اور نہ جانے کن کن نعمتوں اور برکتوں سے اُسے آراستہ وپیراستہ کیا جاتا ہے یہی وہ باعظمت مہینہ ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَحْصُوْا ھِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ لوگو! رمضان کے دنوں کی حفاظت کیلئے شعبان* کے مہینہ کو شمار کرتے رہو، تاکہ رمضان کے ایام میں کمی زیادتی نہ ہو جائے۔ یہی وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں ہر روز اللہ کی طرف سے ایک منادی کرنیوالا پکار پکار کر کہتا ہے یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ اے نیکی وبھلائی کے ذریعہ اجر وثواب طلب کرنیوالے خوش قسمت انسان، آگے بڑھ! کہ دریائے رحمت جوش میں ہے، اپنے دامن مراد کی جھولیاں جہاں تک بھر سکتا ہے بھر لے، کیا معلوم پھر آئندہ یہ موقع ہاتھ آئے، یا نہ آئے۔ جتنی نمازیں پڑھ سکتا ہے، پڑھ لے، قرآن مجید کی جتنی زیادہ تلاوت کر سکتا ہے کر لے، خیرات وصدقات کے ذریعہ یتیموں اور بیواؤں، ننگوں اور بھوکوں، بے کسوں اور بے بسوں کی جو جو خدمتیں تیرے بس میں ہوں، ان میں کمی نہ کر کہ تیرے مال میں ان کا بھی حق ہے۔ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ اور اے شر وفساد، برائی وبدکاری، بدعملی وبدکرداری، گنہ گاری ونافرمانی سے دلچسپی رکھنے والے بدقسمت انسان! تو بھی اپنی برائیوں سے باز آ، کہ یہ انعامات الٰہیہ کے سمیٹنے کا زمانہ ہے، اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر، رب کے دربار میں آ، اور ان کی بخشش چاہ کہ یہ مولا کی طرف سے مغفرت وبخشش ہی کا مہینہ ہے۔ کسی غریب کا دل دکھایا ہو، کسی کے مال پر ناحق قبضہ کر لیا ہو، کسی کی آبرو پر حملہ کیا ہو، کسی پر بیجا ظلم کیا ہو، کسی کا حق ناحق دبا لیا ہو تو جاؤ ایک ایک سے معافی چاہو، اور پھر

* عام طور پر جس مہینے کو "شبرات" کا مہینہ کہا جاتا ہے، اسی کو عربی میں شعبان کا مہینہ کہتے ہیں۔ آج کل شعبان ہی کا مہینہ چل رہا ہے۔

خلوص اور سچائی نیک نیتی اور ایمانداری کے ساتھ اس مہینے کے روزے پورے رکھ لو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کے مستحق بن جاؤ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (بخاری ومسلم) جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اجر و ثواب کی نیت سے (محض دکھانے اور شرماشرمی سے نہیں) رکھے اس کے سارے اگلے گناہ بخشدیئے جائینگے۔

خطبۂ نبویہ مسلمانو! یقین جانو کہ اس آنے والے مہینے سے بہتر کوئی دن نہیں دونوں جہان کی بھلائیاں جمع کرنے کا نہیں ملسکتا اس مہینے کی عظمت واہمیت کا اندازہ اس سے کرو کہ ابھی یہ مہینہ شروع بھی نہیں ہوا تھا، بلکہ شعبان کی آخری تاریخیں تھیں اور ماہ رمضان کی آمد آمد کا غلغلہ بلند ہو رہا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع عام میں اس کے فضائل پر ایک مبسوط تقریر فرمائی، اور جامع الفاظ میں اس کی فضیلتوں اور خوبیوں کو امت کے سامنے واضح فرمایا۔ اس خطبے کا ایک ایک لفظ اس مہینے کی عظمت وفضیلت میں ڈوبا ہوا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ. وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَاُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ (مشکوٰۃ ج ۱)

مطلب خیز ترجمہ: لوگو! یہ خوشخبری سن لو، اور رحمت الٰہی کے خزانوں سے مالامال ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ کہ تم کو ایک نہایت عظمتوں اور بڑی برکتوں والے مہینے نے اپنے سایے میں لے لیا ہے۔ لوگو! یہ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی رات بنائی ہے کہ اس ایک رات کی عبادت اللہ کے نزدیک ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بھی بڑھ چڑھکر ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں دن کو روزہ رکھنا فرض اور رات میں نمازیں (تراویح) پڑھنا سنت ہے۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نفلی عبادتوں پر بھی وہ ثواب عنایت فرماتا ہے، جو دوسرے مہینوں میں فرض ادا کرنے پر ملتا ہے۔ اور اس مہینے میں کسی ایک فرض کا ادا کرنا، دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے ادا کرنے کے برابر ہے۔ یہ مہینہ اپنے نفس کی ناجائز خواہشوں کو روکنے، اور رب کی عبادتیں کرنے کا ہے، جو شخص ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جنت کا مستحق ہے۔ یہ مہینہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور غمخواری نرمی اور مروت، محبت اور رواداری سے پیش آنے کا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں باری تعالیٰ اپنے مومن بندے کی روزی بڑھا دیتا ہے۔ اس مبارک مہینے میں جو شخص کسی روزے دار کو۔ پیٹ بھر روٹی نہ کھلائے، بلکہ صرف روزہ افطار ہی کرا دے تو رب رحیم وکریم اس کے معاوضے میں اس کے سارے گناہ بخشکر اس کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔ اور روزہ رکھنے والے کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر اس افطار کرانے والے کو بھی وہی ثواب دے گا، جو روزہ رکھنے والے کو ملیگا۔ صحابہؓ کرام نے

عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! روزہ افطار کرانے کی تو آپ نے بہت بڑی فضیلت بیان فرمائی، لیکن ہم میں تو بہت سے ایسے بیچارے غریب ہیں کہ جن کے پاس اتنا ہے ہی نہیں کہ وہ کسی کا روزہ افطار کراسکیں، تو پھر ہم غریب تو اس نعمت سے محروم ہی رہے یہ انعام تو مالداروں ہی کو نصیب ہوگا۔ اس کے جواب میں حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں نہیں! تم یہ نہ سمجھو کہ یہ ثواب بڑی بڑی لذیذ چیزوں، اور عمدہ عمدہ کھانوں ہی پر ملے گا، نہیں، بلکہ یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ اس غریب کو بھی دیگا، جس کے پاس اتنا تھوڑا سا دودھ ہے کہ جو خود اس کے لئے بھی کافی نہیں ہے، لیکن وہ اسی میں پانی ملا کر اس کو بڑھا لیتا ہے، اور اسی پانی ملے ہوئے دودھ سے کسی کا روزہ افطار کرا دیتا ہے۔ یہ ثواب تو اس نادار کو بھی ملیگا جو صرف ایک کھجور ہی کھلا سکتا ہے۔ ہاں ہاں یہی نہیں! بلکہ خدائے کریم کا کرم تو اتنا عام، اور اس کا فضل اتنا وسیع ہے کہ وہ اس محتاج و بے کس کو بھی اس انعام سے محروم نہیں کریگا جو صرف ایک گھونٹ پانی ہی کسی روزے دار کو پلا دے۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ یہ ثواب اور فضیلتیں تو اس شخص کیلئے ہیں جو صرف افطار ہی کرا دے۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے، تو پھر قیامت کے دن میدان محشر میں جب تمام عالم پریشان اور سراسیمہ ہوگا۔ گرمی اور تپش کی شدت سے بیتاب اور بے چین ہوکر، پانی کیلئے تڑپ رہا ہوگا، اس وقت اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض کوثر سے جس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں اور لذیذ، دودھ سے زیادہ سفید اور خوشنما ہے، پلا ئیگا اس کے پی لینے کے بعد اس کی پیاس اور گرمی کی تمام کلفتیں دور ہو جائیں گی، پھر اُسے پیاس لگے ہی گی نہیں، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائیگا ———— لوگو! یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کے شروع میں اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں، اور اس کے درمیان میں گناہوں کی بخشش ہوتی ہے، اور پھر آخر میں لوگوں کو دوزخ کے عذاب سے نجات دی جاتی ہے۔ پس تم بھی اللہ کے دربار میں توبہ کرو، روؤ، گڑگڑاؤ، شاید اللہ تمہیں بھی اپنے ان بندوں میں شمار کرلے جن پر اس کی رحمتیں نازل ہونگی جن کے گناہوں کو وہ بخشیگا جنھیں وہ جہنم کے عذاب سے نجات دے گا ———— اے وہ لوگ! جن کی ماتحتی میں غلام اور خدام ہوں ان کو چاہیئے کہ اس مہینے میں اپنے غلاموں اور ماتحتوں سے کام کم لیں، ان کو بھی ذرا آرام کرنے کا موقع دیں اللہ ان کی اس مہربانی کے بدلے میں ان کی مغفرت فرمائیگا۔ اور ان کو عذاب نار سے رہائی بخشیگا۔"

مسائل مسلمانو! یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خطبہ استقبالیہ میں یا اس کے علاوہ اور جن جن حدیثوں میں ماہ رمضان کی فضیلتوں اور برکتوں کا ذکر آیا ہے، یہ تمام برکتیں اور رحمتیں صرف ان سعادتمندوں اور اللہ کے نیک بندوں ہی کو حاصل ہونگی جو بغیر کسی شرعی عذر کے اس مہینے میں روزہ نہیں چھوڑتے۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق اپنے روزوں کو صحیح صحیح طور پر ادا کرتے رہتے ہیں۔ پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طور پر آپ کے سامنے روزے کے کچھ مسائل بھی بیان کر دیئے جائیں تاکہ آپ ان کا لحاظ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس فرض کو ادا کریں۔

اب ہم ان باتوں کو ترتیب وار آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں، جن پر ہر عاقل بالغ مرد و عورت کو (جو کسی شرعی عذر کے ساتھ معذور نہ ہو) عمل کرنا چاہیئے۔

۲۹ یا ۳۰ شعبان کا روزہ اگر شعبان کی انتیس (۲۹) تاریخ کو رمضان مبارک کا چاند نظر آجائے، تو اسی کی صبح سے روزہ شروع کر دیا جائے۔ اور اگر بدلی یا گرد و غبار کی وجہ سے آسمان صاف نہ ہو اور چاند نظر نہ آئے تو پھر ابھی روزہ شروع نہ کیا جائے

شعبان کے تیس دن پورے کرکے روزہ شروع کرے۔ بعض لوگ شعبان کی انتیس یا تیس تاریخ سے ہی روزہ رکھنا شروع کردیتے ہیں، اور اپنے خیال میں اس کو احتیاط سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شاید کہیں چاند ہوگیا ہو تو ہمارا ایک روزہ کم ہوجائے گا۔ حالانکہ یہ ان کی صریح جہالت اور نادانی ہے۔ حدیث شریف میں ایسے روزوں کی صاف صاف ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ ترمذی میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوْا شَھْرَ رَمَضَانَ بِصِیَامٍ قَبْلَہٗ بِیَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْہُ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے مہینے سے ایک دو روز پہلے روزے نہ رکھو۔ ہاں اگر کوئی شخص ہر مہینے کے اخیر میں کچھ روزے رکھنے کا عادی ہے تو وہ اپنی عادت کے مطابق اس مہینے میں بھی رکھ لے — اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ۲۹ یا ۳۰ شعبان کو روزہ نہ رکھا جائے۔ (مگر جو عادی ہو)۔

تراویح جب یقین ہوجائے کہ اب کل سے روزہ شروع ہوگا تو اسی رات سے عشا کی نماز کے بعد سے تراویح شروع کردیجائے۔ تراویح کی نماز کی ترکیب اور تعداد وہی ہے جو تہجد کی نماز کی ہے کیونکہ یہ دونوں نمازیں ایک ہی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں مَا کَانَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً (بخاری مسلم) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہے رمضان ہو یا غیر رمضان ہمیشہ (مغرب وعشا کے علاوہ) رات کی نماز (مع وتر کے) گیارہ ہی رکعت پڑھا کرتے تھے۔ (ہاں اخیر عمر میں کچھ کم کردی تھیں، اور کبھی کبھی تیرہ بھی پڑھیں) اس کے علاوہ ایک صاف اور صریح حدیث خاص تراویح کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَکْعَاتٍ فَاَوْتَرَ الحدیث (رواہ الطبرانی فی الصغیر ومحمد بن نصر المروزی فی قیام اللیل وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحیہما) یعنی حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو رمضان کے مہینے میں آٹھ رکعتیں پڑھائیں پھر اس کے بعد (تین رکعت) وتر پڑھا۔ ان دونوں روایتوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ تراویح کی نماز آٹھ اور مع وتر گیارہ رکعت ہی سنت ہے، اس کے خلاف جو لوگ بیس رکعتیں پڑھتے اور اسی کو سنت بتلاتے ہیں وہ غلط ہے خود حنفیوں کو بھی اس کا اعتراف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو تراویح کی نماز آٹھ ہی رکعت (بغیر وتر) کے ثابت ہے، بیس رکعت کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے۔ چنانچہ حنفیہ کے بہت بڑے عالم مولانا انور شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ ولا مناص من تسلیم ان تراویحہ علیہ السلام کانت ثمانیۃ رکعات (العرف الشذی ص۳۲۹) یعنی اس کے تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ رسول علیہ السلام کی تراویح کی نماز آٹھ ہی رکعت تھی۔ اس سے آگے چلکر ص۳۲ پر ہے۔ واما النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصح عنہ ثمان رکعات واما عشرون رکعۃ فھو عنہ علیہ السلام بسند ضعیف وعلی ضعفہ اتفاق۔ (العرف الشذی) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو صحیح طور پر صرف آٹھ ہی رکعت ثابت ہے، بیس رکعت والی روایت بالاتفاق ضعیف ہے۔" پس دوستو! انصاف کرو، کیا یہ ظلم نہیں کہ جو چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہو۔ اس کو چھوڑ کر اس پر عمل کیا جائے جس کو خود بھی ضعیف مانتے ہیں۔

حنفیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعت پڑھنے کا حکم دیا ہے اسی لئے ہم بیس پڑھتے ہیں۔ لیکن

واضح رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح طور پر اس کا ثبوت نہیں، خود حنفیوں کی معتبر کتاب آثار السنن میں ہے رجالہ ثقات لکن یحیی بن سعید الانصاری لم یدرک عمرؓ۔ یعنی اس کے راوی تو ثقہ ہیں لیکن یحیٰی بن سعید الانصاری جو حضرت عمرؓ سے اس واقعہ کو بیان کرتے ہیں انھوں نے حضرت عمرؓ کا زمانہ ہی نہیں پایا۔ پس لامحالہ کسی دوسرے سے سنکر بیان کررہے ہیں۔ اس کا پتہ نہیں کہ وہ کون ہے۔ ایسی روایت قابل عمل کیسے ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عمرؓ کے متعلق بعض روایتیں اور بھی پیش کیجاتی ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی ثابت نہیں ہے۔ بلکہ اس کے خلاف موطا امام مالکؒ وغیرہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح طور پر یہ ثابت ہے کہ آپ نے حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو تراویح کی نماز گیارہ رکعت (مع وتر) پڑھایا کریں۔

اور اگر بالفرض یہ صحیح بھی مان لیا جائے کہ حضرت عمرؓ نے بیس رکعت پڑھنے کا حکم دیا، یا ان کے زمانے میں پڑھی گئی تو میں کہتا ہوں کہ جب خود حنفیوں کے بڑے بڑے علماء یہ تسلیم کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو صحیح طور پر آٹھ ہی رکعت (بغیر وتر) ثابت ہے تو پھر حضرت عمرؓ یا کسی دوسرے صحابی کا قول وفعل رسول اللہؐ کے مقابلے میں کیسے حجت ہوسکتا ہے۔ اور پھر ستم یہ کہ آٹھ رکعت کو خلاف سنت کہیں، اور بیس رکعت ہی کو سنت مانیں۔ ع بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است۔ دوستو! یہ تقلید کی کرشمہ سازیاں ہیں ؎

خرد کا نام جنوں، جنوں کا خرد رکھ دیا   جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اب آپ پر یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ سنت کے مطابق تو تراویح کی نماز صرف آٹھ ہی رکعت ہے اور تین رکعت وتر ملا کر کل گیارہ رکعت۔ لیکن اگر کوئی شخص نفل کے طور پر زیادہ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے اس کے لئے کوئی بیس ہی کی تخصیص نہیں ہے، ۲۰، ۲۲، ۲۴، ۲۸، ۳۴، ۳۶، ۳۹، ۴۱ جتنی رکعتیں چاہے پڑھے۔ ان سب کا ثبوت صحابہؓ کے عمل سے ملتا ہے علامہ عینی حنفی نے عمدۃ القاری میں ان سب آثار کو بالتفصیل ذکر کیا ہے۔

بعض جگہ یہ رواج ہے کہ جب تراویح کی نماز میں ایک مرتبہ پورا قرآن حافظ سنا کر ختم کرلیتا ہے تو پھر تراویح بند کردیتے ہیں چاہے ابھی رمضان ختم ہونے میں کئی دن باقی ہوں لیکن یہ رواج بالکل غلط ہے۔ جب تک رمضان ختم نہ ہو تراویح برابر پڑھنی چاہیے۔ اگر قرآن ختم ہوجائے تو پھر دوبارہ شروع کردینا چاہیے۔ قرآن ختم ہوجانے سے تراویح نہیں ختم ہوگی بلکہ رمضان ختم ہونے سے تراویح ختم ہوگی اسلئے جب تک عید کا چاند نہ دیکھا جائے، یا تیس روزے پورے نہ ہوجائیں تراویح برابر جاری رہنی چاہئے۔

سحری جب تراویح پڑھکر سوجائے تو پھر اخیر رات میں، صبح صادق ہونے سے پہلے اٹھ بیٹھے، اور جو کچھ گھر میں میسر ہو اس وقت کھا پی لے۔ اسی کو سحری کہتے ہیں۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً (ترمذی) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو حکم دیکر فرمایا لوگو! سحری کھایا کرو، اس میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمانوں اور اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے روزے میں یہ فرق ہے کہ مسلمان سحری کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے اسلئے ہمیں سحری کے وقت کچھ نہ کچھ ضرور کھالینا چاہئے۔ لیکن اتنا نہیں کہ صبح کو منہ سے بدبودار ڈکاریں آئیں اور بدہضمی کی شکایت ہوجائے۔ اگر کسی دن آنکھ نہ کھلی، یا کسی اور وجہ سے سحری نہ کھائی تو اس سے روزے

میں کچھ خرابی نہیں ہوگی۔

روزے کی حالت صبح کو سویرے اٹھکر فجر کی نماز ادا کرنا چاہئے، اس کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے، پھر اپنے کاروبار میں مشغول ہوکر اپنا کام کرے، جب نماز کا وقت آجائے تو وقت پر برابر نماز پڑھ لیا کرے۔ غیبت، چغلی، جھوٹ دغابازی، مکروفریب، جھگڑا لڑائی، گالی گلوج وغیرہ سے قطعاً پرہیز کرے۔ اس دن کو تاش، چوسر، شطرنج، سنیما، بائیسکوپ وغیرہ بیہودہ چیزوں میں نہیں گنوانا چاہئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نیک کاموں میں صرف کرنا چاہئے۔ یہ دن گناہوں سے باز رہنے اور نیکیاں کمانے کے ہیں، ان کو غفلت اور معصیت میں گذارنا بڑی بدنصیبی کی بات ہے۔

افطاری شام کو جب افطاری کا وقت آئے تو وقت کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہئے، پورب کی طرف سے جب آسمان میں سیاہی نمودار ہوجائے اور پچھم میں آفتاب غروب ہوجانے کا یقین ہوجائے تو روزہ فوراً افطار کردینا چاہئے۔ وقت ہوجانے پر دیر نہیں کرنا چاہئے۔ یہ وقت دعا کے قبول ہونے کا بھی ہے۔ روزہ اگر کھجور سے افطار کرے تو بہتر ہے ورنہ چند گھونٹ پانی پی لے افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ پیاس بجھ گئی رگیں تر ہوگئیں اور اجر ثواب بھی انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔ یا یہ دعا پڑھ لے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔ اے اللہ میں نے تیری ہی رضامندی کے لئے روزہ رکھا تھا اور تیری ہی دی ہوئی روزی پر افطار کیا۔

ایک ضروری گذارش ابھی رمضان مبارک کا مہینہ شروع ہونے میں تقریباً دس روز باقی ہیں اسلئے میری گذارش ہے کہ آپ اس مضمون کو محفوظ رکھیں اور رمضان شریف شروع ہوجانے کے بعد پھر ایک مرتبہ اس کو پڑھیں تاکہ اس کی فضیلتوں اور برکتوں کا بیان پھر تازہ ہوجائے، اور آپ کے دل اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور رحمتوں کی طرف پوری طرح متوجہ ہوجائیں۔

شب قدر، اعتکاف، اور صدقہ فطر کے متعلق انشاء اللہ آئندہ پرچہ میں شائع ہوگا۔

اعلان داخلہ

سالانہ امتحان کے بعد سے تقریباً ڈھائی مہینہ کے لئے مدرسہ میں تعطیل ہوچکی ہے۔ اب رمضان المبارک کے بعد (انشاء اللہ) ۱۰ / شوال سے دارالحدیث رحمانیہ دہلی کا نیا داخلہ شروع ہوگا۔ اور بشرط گنجائش زیادہ سے زیادہ اس مہینے کے اخیر تک جاری رہیگا علوم عقلیہ و آلیہ کے ساتھ ساتھ دینیات کی صحیح اور ٹھوس تعلیم کا شوق رکھنے والے ذی استعداد محنتی اور ذہین طلبہ وقت مقررہ تک مدرسہ میں پہنچ جائیں۔ امتحان داخلہ کے بعد اگر کامیاب ہوئے تو حسب استعداد مناسب جماعتوں میں داخلہ ہوجائیگا۔ بالکل ابتدائی جماعتوں میں داخلہ کے امیدواروں کی عمر کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے۔

ادنیٰ جماعت میں داخل ہونے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ فارسی، حساب، اور اردو تحریر میں اچھی لیاقت رکھتا ہو۔

مدرسہ کا نصاب اور قواعد و ضوابط کی کتاب دو پیسے کا ٹکٹ بھیجکر پتہ ذیل سے طلب کیجئے۔

منیجر رسالہ محدث دہلی